اہلحدیث مین نااتفاقی

دولت ہمہ ز اتفاق خیزد — بے دولتی از نفاق خیزد

اہل اسلام کی خوش قسمتی - کہ جون جون انمین اتفاق کی کوشش کیجاتی ہے - تون تون انکا باہمی نفاق بڑہتا جاتا ہے اور انکے حال پر احتمالی یہہ مصرعہ صادق آتا ہے ع مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی -

یہ نفاق پہلے تو اہل اسلام کے مختلف العقائد فرقون مین تھا - جس کے سبب انہون نے رافضی - خارجی - وہابی - بدعتی وغیرہ کہلایا - اور ایک نے دوسرے کو دائرہ اسلام یا سنت سے خارج کیا - اب یہ نفاق ایک متحد العقائد گروہ اہل حدیث مین پہیلتا جاتا ہے - جو اتفاق کا بڑا حامی تھا - اور دل سے اسکا خواہان - اور دوسرے فرقون کی نااتفاقی پر [illegible] انکے باہمی تفرقہ و اختلاف کو وہ افسوس و حسرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا - اور اسپر آیات منقولہ حاشیہ پڑھکر اتفاق و اتحاد کی طرف انکو بلاتا تھا -

> واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا ×× ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوا ×× ان الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا لست منهم في شيء ×× ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم

ہندوستان مین - اس گروہ کی نشو و نما کو تہوڑا ہی عرصہ گذرا تھا - اور ہنوز انکی دعوت اتفاق و اتحاد کا اثر غیرون پر کچہہ بہی ظاہر نہوا تہا - کہ خود اس فرقہ کے اعیان مین پہوٹ پڑ گئی - اور جس تفرقہ کے سبب وہ اورون کو حسرت و حقارت کی نگاہ سے دیکہتے تہے وہ انکی جماعت قلیلہ مین نظر آنے لگی - اور اب وہ انمین اس آب و تاب سے چمک رہی ہے کہ اسکی نظیر بہت متفرقین مین دکہائی نہین دیتی -

آیات مذکورہ بالا جنکو وہ دوسرون کی تفرقہ پر پڑہتے تہے اب انپر صادق آ رہی ہین - اور علاوہ بران بہت آیات جنمین بعض حاشیہ مین منقول ہین - انکو عزت خطاب بخش رہی ہین -

> تحسبهم جميعا وقلوبهم شتى ذلك بانهم قوم لا يفقهون ×× يكفر بعضكم ببعض ويلعن بعضكم بعضا

پرانے اہل تفرقہ تو اپنے ہمسرون سے مخالفت کرتے تہے - عوام جاہل عامی جاہلون سے اور علما و فضلا اپنے ہمجنس عالمون فاضلون سے معارض و مقابل ہوتے - اس گروہ مین عجب نامساوات کے ساتہ مخالفت ہو رہی ہے - کہ جو امی محض ہین نہ ایک حرف لکہنا جانتے ہین نہ پڑہنا - وہ اپنے علما کے خیالات و مقالات کو صرف بنگاہ نکتہ چینی کے لئے تمسخر آمیز کمیٹیان کرتے اور انمین اغلاط کہوٹ نکال رہے ہین - اور جو لوگ اردو فارسی اور کسیقدر عربی جانتے ہین وہ ان مستجاب علما کو جنکو زبان و قلم سے عالم - فاضل - سرگروہ - سرغنہ وغیرہ وغیرہ خطاب دے چکی ہین - مقابلہ و معارضہ بذریعہ تحریر کر رہے ہین

یہہ مخالفت اگر شائستگی سے ہوتی اور دوستانہ و برادرانہ طور پر ظہور مین آتی - تو ہرگز افسوس و شکایت کا محل نہوتی [illegible]

ہم چونکہ خادم القوم و شائق ... سے بخوبی آتی ہے کہ وہ کبھی کسی مسئلہ اور کسی مضمون میں کسی خاص شخص کو مخاطب نہین کیا - [illegible] کسی ... مخالف بنایا - نہ اپنا قول میں کسیکا نام لیا - نہ عمیم ... کے مقابلہ مین اسکا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تفریق کا موجب نہیں۔ بلکہ کمال ہمدردی متصور ہوتے اور بحکم حدیث منقول حاشیہ نصیحت وخیر خواہی سمجھی جاتی ہے۔

الدین النصیحۃ للہ ولرسولہ ولائمۃ المسلمین وعامتہم

مگر وہ اُس بد تہذیبی و بے ادبی و ناشایستگی سے وقوع پذیر آئی ہے۔ کہ اخوت وہمدردی ونصیحت وخیر خواہی کی بو تک بھی اسمین پائی نہین جاتی۔

وہ اپنے پیشواؤن یا حامیون پر (بنظر خیال حال) اپنے خادمون کی انکے اغلاط وخطاؤن پر زبانی یا پرایویٹ تحریر سے ذریعہ سے کبھی متنبہ نہین کرتے۔ بلکہ اپنی مجالس بدگوئی مین رات دن انکی غیبت وعیب جوئی کرتے ہین یا الزامی اخبارون اور جنگی رسالون کے ذریعہ سے نہایت بُری الفاظ سے انکے نام لیکر اُن کی برائی کی تشہیر کرتے ہین۔ کوئی انکو مقلد یا حنفی کہتا ہے (جو قائل کے خیال مین کا فر یا مشرک کہنے کے برابر ہے) کوئی نیچری کا خطاب دیتا ہے۔ کوئی شیعہ تفضیلی بناتا ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ **اور طرفہ** یہ کہ جن لوگون نے انکو کلمہ توحید پڑھایا۔ انسے رام رام کہنا چھڑایا۔ سالہا سال انکو دین سکھایا۔ ہندوستان پنجاب مین توحید وسنت کا ڈنکا بجایا۔ اطراف عالم (ہند وعرب وغیرہ جزائر) مین اتباع سنت کا خیال پھیلایا۔ سالہا سال نیچریون کا رد کیا۔ ان کی نسبت وہ اخبارون مین یہ اکاذیب واراجیف شائع کرتے رہتے ہین کہ انکے خیالات بدل گئے ہین۔ اور اپنے کانفیڈنشل جلسون مین کہتے ہین۔ کہ وہ حنفی بن گئے۔ اور اپنے دوستون کو (جو ان پیشواؤن کو اب تک پیشوا سمجھتے ہین) پرائیویٹ خطوط مین لکھتے ہین کہ وہ نیچری ہو گئے۔ اور خود عقل کے دشمن مذہب کے نادان دوست اتنا نہین سمجھتے کہ ان مفسدانہ کاررو ائیون مین وہ اپنی جماعت اور اپنے مذہب کی بیخ کنی کر رہے ہین اُس نادان کی مانند

حلیہ یا کوئی پتہ بتایا۔ وعلیٰ ہذا القیاس۔ — اپنے خیال کے اظہار کا (خطا ہو خواہ صواب) ہر کسی کو اختیار وحق حاصل ہے۔ مگر اپنے ہی اعضاء واخوان مین سے کسی خاص کا نام لینا یا اسکا خاص پتہ بتاکر اسکو نشانہ بنانا ان ہی لوگون کا کام ہے جنکو حق واظہار حق سے کوئی تعلق نہین ہے۔ وہ نامی ومشہور اشخاص کے مقابلہ سے صرف اپنا نام وشہرت چاہتے ہین۔ احقاق واظہار حق سے کوئی تعلق نہین رکھتے۔ اشاعۃ السنۃ کے مضامین پر بعض لوگونکا یہ گمان ہے کہ بعض خاص اشخاص کو اشاعۃ نشانہ بنایا جاتا ہے گو انکا صریح نام نہین لیا جاتا۔ محض مغالطہ ہے۔ یہ گمان تب صحیح ہو جبکہ ان مضامین مین کسی شخص کی طرف ایسے الفاظ سے اشارہ پایا جائے جنکو اس شخص سے تعلق ہو۔ اور بجز اس شخص کے کوئی دوسرا مفہوم نہ ہو سکے۔ ان مضامین مین تو عام الفاظ جیسے بعض اہلحدیث یا بعض اخوان یا ایک صاحب مخاطب ہوتے ہے۔ جنمین کوئی خاص اشارہ نہین پایا جاتا۔ اور نہ ان سے کوئی خاص شخص مفہوم ہوتا ہے۔ ان مضامین کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسمین فلان فلان اشخاص کا جواب ہے مگر یہ ان مضامین اور ان کے الفاظ یا اشارات کا نتیجہ نہین ہے۔ بلکہ ان اشخاص کی تحریرات کا نتیجہ ہے۔ جو ان مضامین کے مخالف انکی قلم سے نکل چکی ہین۔ یہی وجہ ہے کہ جس شخص نے ان تحریرات کو نہ دیکھا ہو وہ ان مضامین کو پڑھکر ہرگز نہین سمجھ سکتا کہ وہ ان تحریرات کے مقابلہ مین مجادلہ ومقدوح ہوتے ہے صراحۃ نام لیکر یا انکا پتہ بتاکر چھیڑ چھاڑ کرنا اور پھر اسمین ادب وشایستگی کو ملحوظ نہ رکھنا دوستانہ وہمدردانہ طریق نہین ہے۔ اور اسی پر افسوس ہے۔ بجز دمعاندہ ومطلق مخالفت پر کوئی افسوس نہین کر سکتا ہے

© rasailojaraid.com

بگریست شیخ و ہمی بُرید +
بند لند بر بستان و گرد و رید +
گفتند گر این شخص چہ میکند +
گفت من کہ با نفس خود میکند +

جسکے فعل کی حکایت رباعی مندرجہ حاشیہ مین ہی۔ آور ہمین انکی نااتفاقی کا جو ثمرہ کہ ہوتا ہے اور اپنے مخالفون (شیعون۔ حنفیون۔ نیچریون) کا نبرد پرتا ہے یہ بات انکی مخالف سنینگے تو خوشیان منائینگے۔ اور انپر یہ الزام قائم کرینگے کہ تمہارا مذہب دعوی و باطل ہے تب ہی تمہارے پیشواؤن اور سالہا سال کے رہنماؤن نے اسکو ترک کردیا ہی چنانچہ ہر ایک گروہ ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی یہودی وغیرہ کے مناظر اپنے مخالفون پر اس قسم کا الزام قائم کرتے ہین۔ جب کسی مذہب مخالف کے لیڈر (رہنما) ان کے مذہب مین آجاتے ہین اور اس الزام کو دست آویز سمجھ بہت سے عوام گروہ اہلحدیث کو اپنے مذہب کیطرف بلائینگے اور مذہب اہلحدیث سے پھیر لائینگے۔ اور بعید نہین کہ وہ اس دعوت مین کامیاب ہون۔ اور عوام اہلحدیث جو ان پیشواؤن کے پیرو ہین اس الزام کے دام مین پھنس کر اس مذہب سے دست بردار ہوجائین۔ اس سے طرفہ تر یہ کہ وہ ان پیشواؤن کی تکفیر کے بھی درپے ہین اور ان کی تکفیر کے لئے چند مفتریات و بہتانات قائم کرکے انکی حقیقی علماء مذہب حنفیہ سے (جنکا یہ گروہ اور فرقہ مین اس گروہ کو کافر بتاتے ہین) فتوے کفر لینے پھرتے ہین۔ اس فعل مین انہون نے یہود دیگر بھی کان کاٹے۔ جو آنحضرتؐ کی عداوت مین اہل کتاب ہوکر مشرکین مکہ کے مصداق بن گئے ہین۔ کیونکہ پہلے تو یہ حضرات انکو مشرک و کافر سمجھتے تھے۔ (جیسا کہ وہ انکو) اب اپنے پیشواؤن کے تکفیر کے لئے انکو مومن و مفتی و قاضی و حاکم شرع بنا بیٹھے ہین۔

الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب یؤمنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ھؤلاء اھدی من الذین آمنوا سبیلا۔

اور بد قسمتی سے اتنا نہ سوچا کہ اس زمانہ تحقیق و آزادی مین اور اس گروہ مین جو کسیکا مقلد نہین ہے ان کا کالے کفر کے فتوون سے کون ڈرتا ہی۔ اور ایسے ایسے فتوے کون نہین لگا سکتا۔ ایک جانب سے کفر کا فتوے لگایا جائیگا تو دوسری جانب سے ڈبل فتوے کفر جڑا جائیگا آخر باتفاق فریقین فریقین کا کفر ثابت ہوگا۔ اور اہلحدیث کیا اہل اسلام کہلانے کے بھی کوئی مستحق نہ رہیگا۔ واہ سبحان اللہ۔ قومی ترقی اسیکا نام ہی۔ اور اہلحدیث کا یہی کام ہی۔ یہ کام صرف معدودے چند اشخاص کا ہی تمام عالم مین محدود رہتا تو اس سے وہ بد نتیجہ (تفریق) پیدا نہوتا۔ رونا تو اسپر ہی کہ چند اشخاص اس فساد کی مرکب ہین اور باقی اہلحدیث ہین (جنمین اس گروہ کے مشائخ اور پرانے واعظ اور رفتار زمانہ سے واقف اور پولیٹکل مقتضیات و ضروریات سے خبر موجود ہین) کوئی ۔۔۔ کوئی قلم سے حامی ہی۔ کوئی سکوت تسلیم سے انکا معین ہی۔ آیا کوئی نہین جو انکی زبان و قلم کو پکڑلی۔ اور انکو بولی اور نام لے کر نشانہ بازی سے انکو روک کر اب تفریق و فساد کو بند کردے۔ یا وجہ کیا ہے کہ اس گروہ کے ایسے ذی علم سوخ مشائخ اور پوشش اشخاص موجود ہین کہ اگر وہ چاہین تو اس فساد کو تحت تحوت کردین ان کی جی چالا ہی مشاہدہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اب تاحال خاموش ہین اور بہت جلد ہی زوال کا طوفان آنیوالا ہی۔ خارجی حملے تو بیسیون ہین جو اس وقت تک اسکی تنزل کے باعث ہین۔ اب داخلی حملے بھی شروع ہوگئے اور ان کے ممبر اپنی آستین کے سانپ ہوئے ہین۔ اگر یہ دور فزون تو نہیں مرتب ہوا۔ طلبان و مبلغان جماعت تو قوم اب بھی ان کی قوم کو بہت انکی ان تفریق کرانے کے اسباب کو قطع کریں۔ دوسری بیٹھے بیٹھے تماشا دیکھین۔ قلم کو زبان اور مہر سکوت سے جو ہو سکے تنبیہ کرین۔ اس نصیحت سے اس قوم کے ساکت و غافل اعیان پر کچھ اثر نہ کیا تو آئندہ نمبر مین کچھ تفصیلاً گذارش ہوگا۔

یہ گلابی چودہ ورقہ یعنی جامع الشواہد فی اخراج الوہابیین عن المساجد ہے جو پہلے گذرا اہلحدیث کو خارج از دین بتایا گیا ہو اور اسکا ذکر رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۔ جلد ۔ مین ہے

اسلامی احکام نکاح وطلاق پر مخالفین اسلام کے اعتراضات کا جواب ومصادمہ

اور

احکام اسلام و مذاہب معترضین کا موازنہ

(لائق توجہ اہل مذاہب و گورنمنٹ)

جو لوگ احکام و مسائل اسلام سے پورے واقف نہیں و معہذا وہ ہمہ دانی کے مدعی ہیں وہ بعض مسائل نکاح وطلاق کے سبب اسلام پر سخت معترض ہیں*۔ اور اپنے مسائل مذہب کو مسائل اسلام پر ترجیح دیتے ہیں۔

نکاح کی نسبت ان کے دو سخت اعتراض ہیں **ایک** یہ کہ اسلام میں تعدد ازدواج کا ایک ایسا حکم ہے جس سے انسان کی زندگی تلخ ہو جاتی ہے اور اخلاقی حالت تباہ ہوتی ہے مرد و عورت میں مساوات کا نیچرل قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے مرد کو اسکے قدرتی حق مساوات سے زیادہ حق دیا جاتا ہے۔

دوسرا یہ کہ اسلام میں عورت کو ایک جائداد منقولہ کی مانند سمجھا جاتا ہے اور مرد کو اس کا مالک و آقا۔ وہ تمام عمر کے لیے خواہ کیسے ہی حالات و مقتضات علیحدگی پیش آئیں مرد کی قید میں رکھی جاتی ہے کسی حالت میں وہ اس سے علیحدہ ہونے اور اسکے نکاح سے آزاد ہونے کی مجاز و مستحق نہیں سمجھی جاتی جس میں اس کی قدرتی آزادی فنا ہوتی ہے اور اسکے خداداد قویٰ و صفات کی بیکاری عمل میں آتی ہے

* آج کل کے معترض سر ولیم میور صاحب کے مقلد ہیں جنہوں نے بھی اس کتاب میں جس میں حالات زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بحث کی ہے لکھا ہے۔ "کثرت ازدواج طلاق اور غلامی سے جو مذہب اسلام کے مسائل میں ہیں پبلک کے اخلاق کو نقصان پہنچتا ہے۔ پبلک کی زندگی کو زہر ملتا ہے۔ سوسائٹی میں پراگندگی ہوتی ہے۔ مذہب اتفاقات کی آزادی کچلی جاتی ہے اور فنا ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ"۔

© rasailojaraid.com